بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنج شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۶ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۲۶ اگست ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۹۳

حوالہ نمبر پیشہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۵ اگست بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے

ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جائے

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جائے، فلاں زمین مل جائے، فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے۔ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دنیا کے لئے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں۔ شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے ع

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار

اس وقت جس قدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک میں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ لیکن یہ خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔ عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوحؑ کے زمانہ کو دیکھو اور لوطؑ کے زمانہ کو دیکھو موسیٰؑ کے زمانہ کو دیکھو اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو دیکھو کہ اس وقت جن لوگوں نے عمداً خدا تعالیٰ سے بُعد اختیار کیا ان کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۶ و ۲۸۷)

اخبار احمدیہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید تبلیغی اور تربیتی دورہ کے سلسلہ میں ۲۷ اگست بروز جمعہ کراچی سے پی آئی اے کے ذریعہ انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ وہاں جماعت احمدیہ انگلستان کے سالانہ جلسہ میں بھی شرکت فرمائیں گے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کامیاب دورہ کے بعد بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں آمین۔

خاص درخواست دعا

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

کل خاکسار لاہور گیا تھا وہاں ہماری چھوٹی پھوپھی جان سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ یکدم زیادہ بیمار ہو گئیں۔ اسہال تیز بخار اور پاؤں میں شدید درد شروع ہوا۔ خون کے ٹیسٹ سے معلوم ہوا کہ بہت زیادہ Infection ہے۔ ان کی طبیعت عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ اور خون کے ٹیسٹ میں ہر بار کافی خرابی ہوتی ہے جس سے بہت فکر ہے۔

لہٰذا تمام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احباب جماعت کی خدمت میں سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

۲۴ اگست ۶۵ء

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۶۵ء

نبوت اور ولایت میں فرق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کی حقیقت کے متعلق نہایت واضح الفاظ میں جا بجا ذکر فرمایا ہے۔ اور رسالہ "ایک غلطی کے ازالہ" میں تو صاف صاف لفظوں میں وضاحت کر دی ہے۔ مگر ان دوستوں نے یہ کہہ کر کہ مسیح موعود علیہ السلام نے حاشا و کلا کسی قسم کی نبوت کا ادعا کیا ہی نہیں ایک فضول بحث کا آغاز کر رکھا ہے۔ اور اس کے ساتھ بعض دوسرے مسائل کو بھی لپیٹ لیا ہے۔ حالانکہ بالکل بیجا تھا۔ مگر دانشوران غیر مبایعین اس مسئلہ میں ایسی ہندی کی چندی نکالنے کے لئے دفتر کے دفتر لکھے چلے جاتے ہیں۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا ہے کہ "ہم نبی ہیں" اس کے معنی یہ ہیں کہ "ہم نبی نہیں ہیں"۔

اگر یہ لوگ سیدھی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے وہ معنے لیتے جو آپ نے خود بار بار متعین کئے ہیں تو ہمیں یقین ہے کہ آج غیر احمدی اہل علم حضرات اس نبوت کا صحیح مفہوم سمجھ چکے ہوتے جس کا دعوےٰ مسیح موعود علیہ السلام کو ہے اور یہ بحث ہی ختم ہو چکی ہوتی۔ مگر ان دوستوں نے درمیان میں پڑھ کر معاملہ کو جوں کا توں ہی رہنے دیا۔ اور اس بات کو اتنا اچھالا کہ حقیقت ان کی نگاہ سے اوجھل ہی رہی۔ خیر اب بھی وقت ہے کہ یہ لوگ سمجھ جائیں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے بارے میں اسی طرح ذکر کریں جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مثلاً ایک غلطی کے ازالہ میں خود کیا ہے۔ اور بالکل نقاد پڑھنے کا طریق چھوڑ دیں۔ یہ کوئی نہیں مانتا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ویسے ہی نبی تھے جیسا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے مستقل اور براہ راست نبی تھے۔ اتنی بات پر غیر احمدی عالم بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ نشاۃ ثانیہ کے امام کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت جس کا وعدہ ہے از سر نو دنیا میں قائم ہوگی۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اسلامی لٹریچر میں پہلے ہی سے مسلّم نہ ہو۔ اس لئے تھوڑی سی کوشش سے اہل علم حضرات کو ظلی یا امتی نبوت کا قائل کرنا مشکل نہیں۔ مگر ان دوستوں نے خاصکر آج کل "ولایت" کا سہارا لے کر ان معانی کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصریحات میں ابہام کی کوئی صورت باقی نہیں رہنے دی۔ چنانچہ ایک طالب علم نے سوال کیا۔

سوال طالب علم۔ آپ کا مرتبہ کیا ہے؟ اس کی تعبیر نبوت سے ہوگی یا کسی اور لفظ سے۔

جواب مسیح موعودؑ۔ جس کے ساتھ خدا تعالےٰ مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے وہ نبی ہے۔ نبی کے معنے ہیں خدا تعالےٰ سے خبر پا کر بتلانے والا۔

کچھ سوال و جواب کے بعد طالب علم نے یہ سوال کیا۔

سوال طالب علم۔ پھر یہ مرتبہ تو ولی کا ہوا۔

جواب مسیح موعود علیہ السلام۔ "ولی کا مرتبہ کم نہیں بلکہ بعض کے نزدیک تو نبوت سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ولایت محبت قرب اور معرفت کا ذریعہ ہے اور نبوت ایک عہدہ ہے"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم ص۱۹۵)

طالب علم۔ کیا پہلے بھی کسی نے دعوےٰ کیا تھا کہ میں اسلام میں نبی ہوں۔

جواب مسیح موعودؑ۔ پہلے کس طرح کوئی دعوےٰ کر سکتا وہ لوگ مامور نہ تھے کہ ایسا دعوےٰ کریں اور میں مامور ہوں۔

(ملفوظات مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم ص۱۹۷)

ان سوال و جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ ولی اور نبی میں کیا فرق ہے۔ ولایت قرب الٰہی کا طریق ہے۔ مگر نبوت ایک عہدہ ہے۔ اس طرح آپ نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ آپ چونکہ مامور ہیں اس لئے نبی ہیں۔ باقی علماء نبی نہیں تھے۔ کیونکہ وہ مامور نہیں تھے پھر نبی وہ ہے جو خدا تعالےٰ سے خبر پا کر بتلاتا ہے۔

اتنی سی بات ہے مگر پیغام صلح کے مضمون نگار ادھر ادھر سے حوالے توڑ مروڑ کر اتنے طویل مضامین شائع کئے جاتے ہیں کہ توبہ۔

ان جوابات سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان صاحب کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ اور اس مسئلہ کو بالکل صاف کر دیا ہے۔ آپ کا صحیح مقام کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ نبوت ایک عہدہ ہوتا ہے اور جس شخص کو یہ عہدہ دیا جاتا ہے وہ کمالات ولایت کے باوجود اولیا سے عہدہ نبوت کی وجہ سے ممیز ہوتا ہے اور جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے طالب علم کے ایک دوسرے سوال کے جواب میں واضح کیا ہے امت محمدیہ میں آج تک صرف آپ ہی نبی کے نام سے پکارے گئے ہیں۔ کیونکہ آپ ہی اس معنے میں مامور من اللہ ہیں کہ آپ کے سپرد اس زمانہ میں عظیم الشان تجدید و احیائے دین کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ اور ایسے الحاد کا مقابلہ کرنے کے لئے ہی آپ کو مبعوث کیا گیا ہے۔ جس کی نظیر تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔

آج وہ زمانہ ہے کہ اگرچہ آج سے ۶۰/۷۰ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الحاد و دجالی فتنہ کی خبر دے دی تھی۔ اور آپ نے نہایت وضاحت سے اس زمانے کی اندرونی اور بیرونی بیماریوں کی تشخیص فرما دی تھی۔ مگر مسلمانوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ اور اگر دی بھی تو بہت کم۔ مگر آج جناب مولوی علی میاں صاحب سے لے کر مودودی صاحب تک چیخ اٹھے ہیں کہ الحاد و دجال کا سیلاب اسلامی دنیا پر امڈ آتا ہے جس کا علاج مسلمان نہیں کر رہے چنانچہ کوئی اخبار اٹھا کر دیکھئے آپ کو آج موجودہ مسلمانوں کی کمزوریوں اور اسلامی اقوام کی بے راہ روی پر اہل علم حضرات کو ماتم کناں پائیں گے۔

(باقی)

آؤ کہ ہر اک زہر کا تریاق یہیں ہے

تو واقف اسرار نہاں ہے کہ نہیں ہے
اس قریۂ محبوب کی ہر چیز حسیں ہے

ہر شخص ہے آلائش دنیا سے مبرا
ہر ذہن میں آسودگی خدمت دیں ہے

یہ جذبۂ بے لوث زمانہ میں کہاں ہے؟
یہ چشمۂ اخلاص جہاں بھر میں نہیں ہے؟

ہر آنکھ میں قندیل جہاں تاب ہے روشن
صد رشک قمر ادنیٰ و اعلیٰ کی جبیں ہے

آؤ کہ یہاں ابن مسیحائے زماں ہے
آؤ کہ ہر اک زہر کا تریاق یہیں ہے

اس دور اجل خیز میں پرویز یہ بستی
انسان کو انسان بنانے کی امیں ہے

پرویز پروازی

حرمین شریفین اور کعبۃ اللہ سے

سیدنا حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی والہانہ عقیدت

کعبۃ اللہ کی حفاظت کے لئے آپ کا ایک عظیم الشان کارنامہ

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک 164/7.R ضلع بہاولنگر ڈاکخانہ کھچی والا)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا بیت اللہ کی عقیدت و محبت اور اس سے والہانہ عشق و فدائیت کے پُرخلوص جذبات میں ڈوبا ہوا یہ پیارا شعر کس احمدی کو یاد نہیں ہوگا ؎

"ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دُعا گو
کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کو دعائیں"

پھر آپ کا یہ ارشادِ گرامی بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ رکھنے والے احباب کی آنکھوں سے اوجھل نہیں کہ :-

"قادیان کو خدا نے دُنیا میں اس لئے قائم کیا ہے تاکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی عظمت کو اس کے ذریعہ دوبارہ قائم کیا جائے۔"

(الفضل قادیان ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

مکہ و مدینہ اور کعبۃ اللہ کی عظمت و بڑائی سے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیسیوں فرمودات میں سے یہ دو حوالجات جو یہاں پیش کئے گئے ہیں ان میں حرمین شریفین اور خانۂ خدا کی دائمی برکات و فیوض اور تقدس و برتری کا واضح اعلان و اعتراف موجود ہے جس سے کسی ذی ہوش انسان کو انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ ان ہر دو اقتباسات سے یہ امر آفتابِ نصف النہار کی طرح روشن و عیاں ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دونوں مرکز (قادیان اور ربوہ) مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مقابل پر خادمانہ حیثیت رکھتے ہیں اور دونوں ہی کعبۃ اللہ کی برکات و فیوض کے محتاج ہیں نیز یہ کہ ان دونوں کے قیام کی غرض مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی عظمت و شوکت اور جلال کو از سرِ نو ایسے طور سے قائم کرنا ہے کہ یہ دونوں مقدس اور بابرکت مقامات دوبارہ اشاعت اسلام کے فعال مرکز بن جائیں۔ ظاہر ہے کہ یہ مقاصد جبھی حاصل ہو سکتے ہیں جبکہ ساری دنیا میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ مؤثر و منظم رنگ میں انجام دیا جائے اور کُل عالم کو سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کیا جائے۔ جوں جوں فرزندانِ توحید اور حامیانِ دینِ اسلام کا دائرہ وسیع ہوتا جائے گا مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور کعبۃ اللہ کی عظمت بڑھتی چلی جائے گی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے محض نورِ اسلام کے منبع و سرچشمہ (مکہ معظمہ اور بیت اللہ) کی عظمت و ناموس کی خاطر ہی آج سے قریباً تیس برس قبل تبلیغِ اسلام کا فقید المثال جہاد "تحریک جدید" کے ذریعہ شروع فرمایا تھا۔ چنانچہ حضور افریقہ میں تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں فرماتے ہیں :-

"مجھے افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ جب میں نے یہ حدیث پڑھی اُسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ ۔ ۔ ۔ اسی بناء پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے۔ بے شک خدا تعالیٰ نے بعد میں اور بھی سامان ایسے پیدا کر دیئے جن سے افریقہ میں تبلیغِ اسلام کا کام زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتا گیا مگر اصل بنیاد افریقہ کی تبلیغ کی یہی حدیث تھی کہ افریقہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کرے گا (نعوذ باللہ) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو مسلمان بنا لیں اور بجائے اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اسکی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔"

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۶۰ء)

اس اقتباس سے حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے وہ عاشقانہ و والہانہ جذبات اور سچے خلوص و جوش سے بھرپور محبت و عقیدت اپنی کمال شان کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے جو آپ کو کعبۃ اللہ اور مقدس سرزمینِ مکہ سے ہے۔

حضور اپنے محبوب آقا سیدنا و مولانا، مخبرِ صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا چودہ سو سال قبل کا بیان فرمودہ یہ انذاری کلام پڑھتے ہیں کہ حبشہ سے ایک شخص اُٹھے گا جو مکہ مکرمہ اور کعبۃ اللہ کو تباہ کرنے اور گرانے کی کوشش کرے گا اسے پڑھتے ہی آپ یہ عظیم الشان اور مشکل ترین کام اپنے کندھوں پر لے لیتے ہیں اور پورے افریقہ کو مسلمان بنانے کا عزم کر لیتے ہیں۔ پھر آپ کا عزم و ارادہ کسی بھی مشکل سے مشکل روک میں بھی سرد نہیں پڑتا بلکہ ہر قسم کے طوفانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ہمارا یہ اولوالعزم امام افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی ایسی مضبوط بنیاد قائم کر دیتا ہے کہ آج ہر منصف مزاج شخص اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ افریقہ میں اسلام بڑی سرعت سے پھیل رہا ہے اور یہ کہ افریقہ کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا۔

یوں تو اس وقت دنیا کی باون کروڑ آبادی کے اکتالیس مختلف ممالک میں حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کے بھیجے ہوئے دو صد ایاز تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں نہایت مستعدی و بہادری سے سرگرمِ عمل ہیں اور ان ممالک میں جماعتِ احمدیہ کے قائم کردہ ۱۳۶ تبلیغی مشن اور تین صد گیارہ عظیم الشان مساجد تعمیر ہو چکی ہیں، دنیا کی متعدد مشہور زبانوں میں قرآن مجید اور اہم اسلامی کتب کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اخبارات و رسائل اور تعلیمی ادارے اس کے علاوہ ہیں لیکن ہمارے عالی ہمت امامِ عالی مقام نے اپنے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق براعظم افریقہ کو خاص طور سے اپنی توجہ کا مرکز بنایا چنانچہ اس وقت صرف افریقہ میں جماعت کے ۵۴ سکول نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں وہاں کے لوگ عیسائی سکولوں کو چھوڑ کر جماعتِ احمدیہ کے سکولوں میں اپنے بچوں کو داخل کرواتے ہیں۔ مغربی افریقہ کے ملک غانا میں جماعتِ احمدیہ نے ۲۶۲ جلیل الشان مساجد تعمیر کر رکھی ہیں جو تبلیغِ اسلام کا نہایت مؤثر ذریعہ ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے قائم کردہ تبلیغی مشنوں میں سے غانا سب سے بڑا مشن ہے اس مشن کے ذریعہ پچاس ہزار کے قریب افراد باقاعدہ بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے حلقہ بگوش ہو چکے ہیں وہاں کے ذمہ دار لوگ اور عوام جماعت کی تبلیغی کوششوں کو نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے جماعتِ احمدیہ کی ان تبلیغی کوششوں سے عیسائیت افریقہ میں بُری طرح پسپا ہو رہی ہے چنانچہ امریکہ سے شائع ہونے والے بین الاقوامی شہرت کے حامل ہفتہ وار رسالہ "لائف" مؤرخہ ۸ اگست ۱۹۵۵ء سے صرف تین اقتباسات ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) "قادیانی جماعت کا جس نے افریقہ کو خاص طور پر اپنی توجہ اور جدوجہد کا مرکز بنا رکھا ہے، دعویٰ ہے کہ وہ اب تک وہاں ساٹھ ہزار حبشی باشندوں کو اسلام میں داخل کر چکی ہے۔"

(۲) "اسلام کے بعض دوسرے فرقوں میں بھی زندگی اور قوت کے آثار روز بروز نمایاں ہو رہے ہیں ان میں سب سے زیادہ پیش پیش ایک نیا فرقہ ہے جو جماعتِ احمدیہ کے نام سے موسوم ہے اس کا صدر مقام پاکستان میں ہے اور یورپ، افریقہ، امریکہ اور مشرقِ بعید کے ممالک میں اس کے باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں۔"

(۳) "حالت یہ ہے کہ عیسائیت قبول کرنے والے ایک شخص کے مقابلہ میں دس حبشی اسلام قبول کرتے ہیں یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ مغربی افریقہ میں اب اسلام کو واضح طور پر حبشیوں کا مذہب قرار دیا جاتا ہے جبکہ عیسائیت وہاں صرف سفید فام لوگوں کا مذہب بن کر

رہ گئی ہے!"

(لائف ۸/۶۵)

کہتے ہیں الفضل ما شہدت بہ الاعداء یعنی فضیلت وہ ہوتی ہے جس کی دشمن بھی گواہی دے۔ اب یہ ان لوگوں کے تاثرات ہیں جو اسلام کے دشمن نمبر ا ہیں۔

درحقیقت سیدنا حضرت امیر المومنین امام جماعتِ احمدیہ کا یہ ایک فقید المثال کارنامہ ہے جو آپ سے مکہ معظمہ اور بیت اللہ شریف کی محبت و عقیدت اور غیرت نے کروایا ہے خداوند قدوس لوگوں کو ہدایت بخشے اور ان کی آنکھیں کھولے تا وہ اس نورانی وجود کی غلامی میں آکر خدمتِ اسلام کی توفیق پائیں۔ آمین۔

بلاشبہ کعبۃ اللہ کی دائمی برکات و تقدیس اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی عظمت و بلندیٔ شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان مقدس مقامات سے پھوٹنے والے چشمۂ مئے توحید اور منبع عرفان سے سارے جہان کو سیراب کیا جائے اور غارِ حرا سے طلوع ہونے والے شمسِ ہدایت کی پُر نور شعاعوں سے کُل عالم کو بقعۂ نور کیا جائے تا حضرت محمود المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے یہ الفاظ پورے ہوں جو آپ نے جماعتِ احمدیہ کے اشاعتِ اسلام کے نئے مرکز ربوہ کا افتتاح کرتے ہوئے ارشاد فرمائے تھے کہ:-

"شاید ان لوگوں کے طفیل جو مکہ مکرمہ کے قائم کرنیوالے اور مکہ مکرمہ کی پیشگوئیوں کے حامل تھے اللہ تعالےٰ ہم پر بھی اپنا فضل نازل کرے اور ہمیں بھی ان نعمتوں سے حصہ دے جو اسنے پہلوں کو دیں۔" آمین اللّٰھم آمین۔

(ماہنامہ "خالد" ربوہ جنوری ۱۹۶۱ء)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام "یوم والدین"

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام یوم والدین منایا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے سوا گھنٹہ تک خدام سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے خدام کو اجتماعی نظام کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے والدین کو توجہ دلائی کہ آپ لوگ اپنے بچوں کی تربیت پر خاص طور پر زور دیں اور اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون کریں

(باقی کالم ۲ کے نیچے)

مختلف مقامات پر مجالس انصار اللہ کے اجتماعات

دوالمیال

مجلس انصار اللہ حلقہ دوالمیال کا اجتماع مورخہ ۶/۸/۶۵ کو جامع مسجد احمدیہ دوالمیال میں اہتمام کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع میں شمولیت کے لئے مقامات ڈنڈوت رتوچھ، کلر کہار اور ڈلوال کے دوست قبل از وقت دوالمیال پہنچ گئے۔ جلسہ گاہ کو جھنڈیوں وغیرہ سے آراستہ کیا گیا تھا اور لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا انتظام تھا اجتماع کی کارروائی ۳ بجے بعد دوپہر زیر صدارت محترم قاضی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت دوالمیال شروع ہوئی۔ مکرم نور الحق صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز کیا۔ بعدہٗ انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مربی سلسلہ چکوال نے نظم پڑھی۔ اسکے بعد پروگرام کے مطابق مکرم مرزا محمد لطیف صاحب اکبر مربی سلسلہ جہلم نے درس قرآن مجید دیا جو تربیت اولاد سے متعلق تھا اور پھر قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مربی سلسلہ چکوال نے درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔ جو حضور کے اتحاد و اتفاق کے متعلق ارشادات پر مشتمل تھا۔ مرکز سے تشریف لانے والے مقررین میں سے محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے "نظام سلسلہ کا احترام" کے موضوع پر پُر اثر خطاب فرمایا۔ مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ نے "خلافت کی برکات" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کارنامے" بیان فرمائے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ناظم مجالس انصار اللہ ضلع جہلم نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور خاص طور پر تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ صاحب صدر کے اختتامی کلمات کے بعد دعا ہوئی اور انصار اللہ مرکزیہ کے مجوزہ پروگرام کے مطابق چھ بجے شام یہ اجلاس بخیر و خوبی برخاست ہوا۔ اسی رات بعد نماز عشاء ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم راجہ محمد اشرف صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بڑے مدلل انداز اور دلنشیں پیرایہ میں بیان فرمایا۔ آپ کی تقریر نصف گھنٹہ جاری رہی اور بڑی مؤثر ثابت ہوئی۔ بعدہٗ مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے حاضرین کو اپنی پنجابی نظموں سے محظوظ کیا اور گیارہ بجے شب بعد دعا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

چکوال

مجلس انصار اللہ حلقہ چکوال کا اجتماع بتاریخ ۷/۸/۶۵ مسجد احمدیہ چکوال میں منعقد ہوا خدا تعالےٰ کے فضل سے مقامات بوچھال۔ کلر کہار، بھون، کچنند (ضلع کیمبلپور) منڈے دیدوال اور ڈوبے کے احمدی احباب نے کثرت سے اس اجتماع میں شرکت فرمائی۔ اور اجتماع ماشاء اللہ خوب بارونق رہا۔ مردوں کے علاوہ چکوال اور بھون کی احمدی مستورات نے بھی شرکت کی۔

اجلاس کی کارروائی ۳ بجے شام تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب معلم وقف جدید نے کی تلاوت کے بعد مکرم زعیم صاحب انصار اللہ چکوال نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ مکرم مرزا محمد لطیف صاحب اکبر مربی سلسلہ جہلم نے درس قرآن مجید دیا۔ پھر خاکسار محمد اسلم قریشی شاہد مربی سلسلہ چکوال نے کتب حضرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے نظام سلسلہ کا احترام کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ نظام کی برکات و اہمیت کو واضح کیا اور ثابت کیا کہ کسی بھی ترقی کرنے والی قوم کے لئے نظام کا قیام اور اس کا احترام ناگزیر ہوتا ہے۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ناظم انصار اللہ ضلع جہلم نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ کے خطاب کے بعد مکرم راجہ محمد اشرف صاحب کلر کہار نے عبادت کی روح اور فلسفہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دوران جلسہ چوہدری منیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے "کلام محمود" کی ایک نظم بھی پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چکوال نے ادا فرمائے۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی

حسب پروگرام ۶ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ بیرونی مہمانوں کے طعام و قیام کا مقامی جماعت نے عمدہ انتظام کیا۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء

جہلم شہر

مجلس انصار اللہ جہلم شہر کا تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ جہلم شہر میں مورخہ ۸/۸/۶۵ کو منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں جہلم کے احباب کے علاوہ محمود آباد، منگلا، کالا گوجراں اور چک جمال کے احمدی احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ کارروائی کا آغاز بعد نماز عشاء پونے نو بجے ہوا۔ مسجد کھچا کھچ حاضرین سے بھری ہوئی تھی۔ کثیر تعداد میں احمدی مستورات بھی اس اجلاس میں شامل ہوئیں لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام تھا۔

کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم حافظ محمد یوسف صاحب کھاریاں نے کی۔ بعدہٗ مکرم ناظم صاحب مجلس انصار اللہ ضلع جہلم نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ پھر قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مربی سلسلہ چکوال نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک نظم ؎

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا

پڑھی۔ ازاں بعد مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ نے خلافت کی برکات پر تقریر فرمائی۔ ابتدائے آفرینش سے لیکر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تک خلافت کے قیام کا ذکر کیا اور اسی کی برکات پر روشنی ڈالی۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے "نظام سلسلہ کا احترام" کے موضوع پر احباب سے خطاب کیا۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے کارنامے بیان کئے۔ مکرم ناظم صاحب انصار اللہ ضلع جہلم نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ صاحب صدر کے اختتامی کلمات کے ساتھ بعد از دعا ۱۱ بجے شب یہ اجلاس برخاست ہوا۔

(کالم ۱ سے آگے)

بعد ازاں آپ نے اطفال الاحمدیہ میں انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں حاضری بہت تسلی بخش تھی۔

(نائب مہتمم اشاعت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

معاصرین سے

پاکستان میں مذہبی آزادی

تقسیم ملک کے بعد جب مسلمانوں کے لٹے ہوئے قافلے پاکستان میں وارد ہوئے، تو عیسائی مشنری اداروں کی طرف سے ان تباہ حال مہاجر مسلمانوں کا خیر مقدم کیا گیا۔

عیسائی مشنری اداروں نے ان تباہ حال مسلمانوں کو سہارا دیا۔ ان کے بیماروں کو اپنے ہسپتالوں میں جگہ دی۔ ان کے بچوں کی تعلیم کا بندوبست کیا۔ ان کی رہائش کا انتظام کیا۔ ظاہر ہے کہ اس مظاہرہ ہمدردی نے عیسائیت کی تبلیغ کے لئے میدان ہموار کر دیا۔

اگر اس وقت پاکستان میں بسنے والے مسلمان اپنے مہاجر بھائیوں کا خیر مقدم کرتے۔ اور اس ذیل میں عہد رسول ﷺ کے ہجرت کے واقعہ کو اپنے لئے مشعل راہ بناتے اور ہندوستان سے آنیوالے تباہ حال مسلمانوں کے ساتھ صحیح اخوت اسلامی کا مظاہرہ کرتے تو عیسائی مشنری اداروں کو ہرگز یہ مواقع حاصل نہ ہوتے جو انہیں مذکورہ تباہ حال مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کر کے حاصل ہوئے۔ کیونکہ اس نازک مرحلہ پر ہم نے اسلامی تعلیمات کو فراموش کر دیا۔ لہٰذا ہمیں اس کی یہ سزا بھگتنی پڑی کہ بہت سے مسلمان مسیحیت کی آغوش میں چلے گئے اب اگر ہم اپنی اس بے اعتنائی، لاپرواہی اور غفلت کی بنا پر عیسائی مشنری اداروں کو کوستے ہیں۔ تو یہ دیانت اور انصاف کے سراسر خلاف ہے قابل ملامت ہم خود ہیں۔ آج آہیں کھینچتے ہوئے یہ کہا جا رہا ہے۔

جو ملک اسلام کے نام پر اسلام کو فروغ دینے، اسلامی قانون کو رائج کرنے اور اسلامی ثقافت و تہذیب کو ترقی دینے اور پروان چڑھانے کی غرض سے حاصل کیا گیا تھا۔ افسوس! کہ آج عیسائی مشنریوں کی جولانگاہ بن چکا ہے۔ آج تمام دنیا میں عیسائیت کی فصل بونے کے لئے اس ملک پاکستان کی زمین سے بہتر اور کوئی شاداب اور عیسائیت خیز سرزمین نہیں ہے۔ چنانچہ عیسائی مشنریوں کا عالمی ادارہ پاکستان میں اپنی دن دونی اور رات چوگنی ترقی پر اظہار مسرت کر رہا ہے۔

عیسائی مشنری اداروں کی طرف سے پاکستان کے طول و عرض میں سینکڑوں کی تعداد میں کالج اسکول ہسپتال اور ڈسپنسریاں کھل چکی ہیں اور یہ رفاہی ادارے دن رات خدمت خلق میں مصروف ہیں یہ صرف ہمارے ملک میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے عیسائی مشنری اداروں نے تبلیغ مذہب کے لئے یہی ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ "خدمت" ہی دوسروں کے دلوں کو موہ لینے کا سب سے بڑا اور موثر ذریعہ ہے

شارع اسلام نے اسلام کی تعریف ہی یہ فرمائی تھی:۔

(۱) اللہ کے امر کی تعظیم (۲) اور اس کی خلقت کے ساتھ شفقت ہم نے رسول اسلام کے مذکورہ فرمان کو فراموش کر دیا اور عیسائیوں نے اسے اپنا لیا۔ ظاہر ہے، کہ اپنائے والا ہی اسکے ثمرہ سے بہرہ مند ہوگا۔ اگر ہم بنظر غور اپنی پستی اور نکبت کا جائزہ لیں۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکینگے کہ ہماری موجودہ پستی اور نکبت کا واحد سبب ہی یہ ہے کہ ہم نے اسلامی تعلیمات کو فراموش کر دیا ہے، اور ہم نام کے مسلمان ہیں۔ اور جن اقوام نے اسلامی تعلیمات کو اپنا لیا ہے، چاہے وہ بظاہر مسلمان نہیں ہیں، وہ ہر لحاظ سے سربلند نظر آتی ہیں۔ کیونکہ عمل ہی سربلندی کا باعث ہوتا ہے

ہم نے جہاں تک حالات کا جائزہ لیا ہے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ عیسائیت کی تبلیغ کا سب سے بڑا ذریعہ عیسائیوں کا جذبہ خدمت ہے کیونکہ ہم میں یہ جذبہ مفقود ہو چکا ہے۔ لہٰذا عیسائی مشنریوں کا یہ حربہ بہت کارگر ثابت ہو رہا ہے اور ہر سال ہزاروں مسلمان عیسائیت کے دائرہ میں داخل ہو رہے ہیں۔

اس صورت حال سے متاثر ہو کر ہمارے بعض مسلمان بھائی حکومت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ پر پابندیاں عاید کی جائیں اور عیسائی مشنریوں کے ادارے بند کر دئے جائیں۔ چنانچہ ۲۸ جولائی کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے امور خارجہ کے پارلیمانی سیکرٹری جناب سید حامد رضا صاحب گیلانی نے واضح طور پر یہ اعلان کیا ہے کہ:۔

"آئین پاکستان میں کوئی بھی مذہب اختیار کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنیکی ضمانت دی گئی ہے۔ اسلئے حکومت عیسائی مشنوں کے کام بند نہیں کر سکتی اور نہ بند کرے گی"۔

پھر مسٹر گیلانی نے اس ضمن میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ بھی کہا:۔ کہ

"اگر عیسائی مشنری سکولوں کے ذریعے اپنا مذہب پھیلا رہے ہیں تو آپ اپنے بچوں کو مشنری سکولوں میں نہ بھیجیں"۔

مسٹر گیلانی کے مذکورہ بالا اعلانات نہ صرف آئین پاکستان کے عین مطابق ہیں۔ بلکہ اسلامی تعلیمات بھی اس کی مؤید ہیں۔

اسلام اپنے متبعین کو دوسرے کی بات سننے سے نہیں روکتا۔ بلکہ خذ ما صفا کی دعوت دیتا ہے۔

لہٰذا ہمارے نزدیک مسئلہ کا اصل حل یہ نہیں ہے کہ حکومت سے یہ مطالبہ کیا جائے، کہ وہ پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ پر قدغن لگا دے بلکہ مسئلہ کا اصل حل یہ ہے کہ مسلمان ایسے تبلیغی ادارے قائم کریں۔ جن کے روشن دماغ مبلغین اسلامی اصولوں کی برتری مسلمانوں پر اس انداز سے واضح کریں کہ پھر ان کے گمراہ ہونے کا کوئی اندیشہ ہی باقی نہ رہے اور صاحب ثروت مسلمان ایسے رفاہی ادارے قائم کریں کہ مسلمانوں کو عیسائیوں کے رفاہی اداروں سے بے نیاز کر دیں

جو مسلمان حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ کو قانوناً ممنوع قرار دیا جائے کیا ان کے پیش نظر بین الاقوامی قوانین نہیں ہیں؟ جن میں دنیا میں بسنے والے ہر انسان کو مذہبی آزادی کی گارنٹی دی گئی ہے، کیا بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی پاکستان کو مہذب دنیا کی نگاہ میں رسوا نہ کر دے گی؟ اور پھر جن عیسائی ممالک میں اسلامی تبلیغی ادارے قائم ہیں۔ ان پر عیسائی ممالک قدغن عائد کرنے میں حق بجانب نہ ہوں گے؟

اور ہمارے پیش نظر تو یہ بھی ہے۔ کہ مذکورہ غلط مطالبہ کرنے والے مسلمانوں کا کوئی فرقہ کسی دوسرے اسلامی فرقہ کے متعلق ایسا ہی مطالبہ کرنے لگے گا۔ کیونکہ ان کے خیال میں وہ "صحیح العقیدہ مسلمان" کو گمراہ کر رہا ہے۔ لہٰذا اس ذیل میں ہمارا نظریہ تو یہ ہے۔ کہ پاکستان میں بسنے والے ہر فرقہ اور ہر مذہب کے افراد کو کامل مذہبی آزادی حاصل ہونا چاہیئے اور آئین پاکستان میں مذہبی آزادی کی جو ضمانت دی گئی ہے۔ کسی کو اسے سلب کرنے یا مجروح کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہیئے۔

(رضا کار ۲۰ اگست ۶۵ء)

امریکہ اور جماعت اسلامی!

پچھلے دنوں ایک مقامی اخبار میں جماعت اسلامی کے قیم میاں محمد طفیل صاحب کا ایک بیان پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں انہوں نے مسٹر مجیب الرحمٰن کی طرح پاکستان میں امریکہ کے خلاف اٹھنے والی تحریک پر بڑی برہمی کا اظہار کیا تھا اور اس سلسلے میں نیشنل عوامی پارٹی پر کڑی نکتہ چینی کی تھی کہ وہ دانستہ اس مہم کو ہوا دے رہی ہے۔

نیشنل عوامی پارٹی پر مولانا کے الزامات کا جواب تو اس پارٹی سے تعلق رکھنے والا کوئی ممبر ہی دے سکتا ہے۔ لیکن ایک محب وطن پاکستانی کی حیثیت سے، مجھے بھی مولانا طفیل صاحب کے بیان کا ایک فقرہ بہت ہی کھٹکا اور میں تین چار دن سے اس فقرے کا صحیح سیاسی مفہوم متعین کرنے کی کوشش کر رہا ہوں مولانا نے اس بیان میں اور باتوں کے علاوہ یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ گذشتہ چند ایک ہفتوں سے نیشنل عوامی پارٹی کی جانب سے جماعت اسلامی کے خلاف نفرت کی ایک مہم جاری ہے۔ جس کا آغاز ڈھاکہ میں امریکی قونصل کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کرنے سے جماعت اسلامی کو ایسی کونسی تکلیف پہنچی ہے کہ وہ فوراً سیخ پا ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس مظاہرے کو جماعت اسلامی کے خلاف مہم کا آغاز کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔

کیا میاں طفیل صاحب واقعی امریکہ اور جماعت اسلامی کو ایک جان دو قالب سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک ان دونوں میں سے کسی ایک کے خلاف مظاہرہ کرنا دوسرے کے خلاف نفرت پھیلانے کے مترادف ہے۔

مولانا طفیل صاحب کے اس بیان سے جناب حبیب اللہ خان سابق وزیر داخلہ اور وزیر قانون غلام نبی میمن کے ان تمام الزامات کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ جماعت اسلامی امریکہ سے مالی امداد حاصل کر کے پاکستان میں امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے اسلام کے مقدس نام کو استعمال کرتی ہے۔

اسلام پر اس سے بڑا ظلم شاید ہی کسی اور نے کیا ہو؟

مختار احمد ۔ گلی ۲ گورونانک پورہ۔ لائل پور

(امروز ۱۹ اگست ۶۵ء)

انٹرویو واقفین برائے داخلہ جامعہ احمدیہ

خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے والے میٹرک پاس نوجوانوں کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ انتخاب کے لئے انٹرویو بورڈ جامعہ احمدیہ کا اجلاس ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح کمیٹی روم تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

لہٰذا خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے والے میٹرک پاس نوجوان (جنہیں علیحدہ علیحدہ بذریعہ ڈاک بھی اطلاع کی جا رہی ہے) جامعہ میں داخلہ کے لئے ۵ ستمبر کو صبح ۹ بجے بروقت انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔

علاوہ ازیں ایسے میٹرک پاس غیر واقف نوجوان جو دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں وہ بھی اپنے کوائف سے دفتر وکالت دیوان ربوہ کو مطلع کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ۵ ستمبر کو ۹ بجے صبح انٹرویو کے لئے تشریف لا سکتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے دورہ کا پروگرام

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ۲۶ اگست تا ۳۰ اگست ۱۹۶۵ء پانچ روز کے لئے علاقہ پشاور کی مختلف مجالس کا دورہ فرمائیں گے۔ جس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔

۲۶ اگست۔ ۱۱ بجے دن ایبٹ آباد میں تشریف آوری۔ بعد نماز عصر و عشاء خطابات

۲۷ اگست۔ تشریف آوری مردان نماز جمعہ مسجد احمدیہ مردان۔ تقریر سیرت النبی بعد نماز عشاء

۲۸ اگست۔ افتتاحی تقریر تربیتی کلاس مردان۔ تشریف آوری نوشہرہ۔ نماز مغرب تشریف آوری پشاور بعد نماز عشاء

۲۹ اگست۔ ۸ بجے صبح افتتاح تربیتی اجتماع پشاور ڈویژن۔ ۵ بجے شام خطاب پبلک بعد نماز مغرب تقریر سیرت النبی

۳۰ اگست۔ ۸-۳۰ صبح خطاب (لجنہ اماء اللہ پشاور)

۲ بجے دوپہر اختتامی خطاب تربیتی اجتماع پشاور ڈویژن

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان اجتماعات میں شامل ہو کر صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ کے دورہ سے پورا پورا استفادہ کریں۔ (قائد علاقائی پشاور ڈویژن)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چار پانچ ماہ سے بخار اور بعض دیگر عوارض لاحق ہیں۔ (حکیم نذیر احمد رہاں مربی سلسلہ نواب شاہ خیرپور)

۲۔ میری محترمہ دادی جان ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ میری والدہ بھی کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ (خالد حفیظ ڈنگہ۔ ضلع گجرات)

۳۔ میرے بڑے بھائی عزیزم میر خالد سلیم صاحب فرخ کو کمر درد سے بکل دار پھوڑا نکلنے کے باعث شدید تکلیف ہے (فوزیہ میر خانم بنت میر ظفر علی صاحب وزیر آباد)

۴۔ میرا لڑکا جنید احمد انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلینڈ جا رہا ہے۔ (خاکسار ماسٹر نور الحق احمدی ریٹائرڈ ٹیچر۔ سکنہ چارسدہ۔ ضلع پشاور)

۵۔ میرا لڑکا عزیز طارق جاوید چند دنوں سے سخت بیمار ہے۔ (سلیم احمد کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

۶۔ میرا لڑکا بشیر الدین عبد اللہ سکنہ اکالگڑھ مرض استسقاء میں مبتلا ہے۔ اس میں جگر، معدہ، گردے بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔ (خاکسار مولوی عنایت اللہ قادیانی از محمود آباد۔ پہاڑ کنری۔ سندھ)

۷۔ مکرم چوہدری سلطان علی صاحب ساکن محراب پور عرصہ ڈیڑھ سال سے بخار اور مختلف عوارض کے باعث بیمار ہیں (حکیم نذیر احمد رہاں مربی سلسلہ ضلع نواب شاہ)

۸۔ میرے والد سید عنایت علی شاہ صاحب آف زیرہ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ ضعف بہت زیادہ ہے۔ (عزیز احمد شاہ جڑانوالہ)

۹۔ میرا لڑکا چوہدری شبیر احمد بعارضہ معدہ جگر ایک عرصہ سے بیمار ہے اور آجکل ریلوے کیرن ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے (چوہدری غلام رسول سٹور آفیسر واپڈا گنج منپورہ۔ لاہور)

۱۰۔ خاکسار کے لڑکے عزیزم مبارک احمد نے ایس اے ایس کا امتحان دیا ہے۔ (خاکسار غلام احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۱۱۔ مرزا محی الدین صاحب سکنہ ملکوال چند پریشانیوں میں مبتلا ہیں (بشارت احمد کیانہ ضلع گجرات)

۱۲۔ میرے بھائی عزیز عبد اللطیف خان صاحب حال مڈل سیکس (انگلینڈ) کی صحت آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی ہے۔ مگر ابھی کمزوری بہت ہے (منظور احمد خان ربوہ)

۱۳۔ میرا لڑکا عزیز عبد الشکور سلمہ عرصہ دس دن سے بیمار ہے اور ریلوے کے کیرن ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ اس کے گردے میں ایک پتھری ہے۔ جو ابھی مثانہ میں نہیں پہنچی جس کی وجہ سے اسے درد کی سخت شکایت ہے (خاکسار احسان علی ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور)

۱۴۔ میری والدہ محترمہ سخت بیمار ہیں۔ (خاکسار ضیاء الرحمٰن وقف جدید۔ ربوہ)

احباب کرام ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے مورخہ ۱۹ جولائی کو چوتھا لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب جماعت بچے کی صحت و عافیت اور کامیاب زندگی کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری ممتاز احمد باجوہ۔ ڈرگ روڈ۔ کراچی ۱۸)

"ایک ہزار یا اس سے زائد"

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

وقف جدید کو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد سالانہ چندہ دینے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قربانی کے لئے تیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انکے دلوں کو اس نیکی پر آمادہ فرما دے اور اس کا شاندار اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

اس وقت ہمارے ۸۸ فیصد چندہ دہندگان اوسطاً ۴ روپے کے لگ بھگ سالانہ چندہ ادا کر رہے ہیں۔ وسیع پیمانے پر اس غریب اکثریت کو چندہ بڑھانے پر آمادہ کرنا نہ صرف وقت طلب ہے۔ بلکہ بہت زیادہ خرچ کو چاہتا ہے جس کے مقابل پر کچھ زیادہ آمد بڑھنے کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی۔ پس اسکا ایک ہی حل ہے کہ وہ خوش قسمت جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائی ہیں اظہار تشکر کے طور پر اس کے کئے ہوئے فضلوں کے شایان شان قربانی دیں۔ یہ ایسی تجارت ہے جسے کوئی گھاٹا نہیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

امراء جماعت کی خدمت میں گذارش

ماہنامہ تحریک جدید کا پہلا شمارہ آپکی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے آپ نے اس کی ضرورت اور افادیت کا اندازہ لگا لیا ہوگا۔ ادارہ "تحریک جدید" تو یہ سمجھتا ہے کہ جماعت کی تربیت اور غیر از جماعت دوستوں کو موثر تبلیغ کے لئے یہ نہایت ہی مفید پرچہ ہے اور جماعت کے ہر فرد کو اس کا خریدار بننا چاہیئے۔ بلکہ ہر فرد کو کئی کئی پرچے خرید کر غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دینے چاہئیں۔

چونکہ پرچہ اردو انگریزی دونوں زبانوں میں چھپتا ہے۔ اس لئے ہر طبقہ کے لوگوں کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

آپ سے گذارش ہے۔ کہ آپ کوشش فرمادیں۔ کہ آپ کی جماعت کا ہر فرد اس کا خریدار بنے۔ اور اس کی اشاعت کی توسیع میں حصہ لے۔ آپ اگر آپس انتظام کر لیں کہ کوئی ایک دوست پرچے منگوا کر تقسیم کر دیا کریں۔ تو زیادہ بہتر ہوگا۔

دوسرے شمارہ کی اشاعت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اگر ممکن ہو تو اطلاع دیں۔ کہ آپ کی جماعت کو کتنی کاپیاں درکار ہوں گی۔

پرچہ کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ آپکی تجاویز کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا۔

(مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

مخلوط تعلیم منع ہے

مشاورت ۱۹۴۳ء کے فیصلہ منظور کردہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رو سے مخلوط تعلیم منع ہے۔ اسی طرح ایسی ٹریننگ اور ملازمت جس میں پردہ نہیں رہ سکتا منع ہے۔ کیونکہ پردہ اسلامی شعار ہے۔ جس کی پابندی ہر احمدی لڑکی کے لئے لازم ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا نہ کرے کہ مسلمانوں پر وہ دن آئے کہ ان کے مردوں اور عورتوں کی ایسی زندگی ہو۔ جیسا کہ عام اہل یورپ مثلاً خاص لنڈن اور پیرس میں نمونہ پایا جاتا ہے۔ چونکہ زمانہ اپنی تاریکی کی انتہا تک پہنچ گیا ہے اس لئے اکثر لوگوں کی آنکھوں سے اسلامی خوبیاں مخفی ہو گئی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ یورپ کے قدم بقدم چلیں۔ یہاں تک کہ حکم قرآن قل للمومنین یغضوا من ابصارھم کو بھی الوداع کہہ کر اپنی پاک دامن عورتوں کو یورپ کی ان عورتوں کی طرح بنا دیں جن کو نیم بازاری کہہ سکتے ہیں" الحکم ۳/۱۰/۱۹۰۳

(ناظر تعلیم ربوہ)

پتہ مطلوب ہے! خاکسار کو مکرم رحمت اللہ خان صاحب جو پہلے کسٹوڈین آفس کراچی میں ملازم تھے کا پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو خاکسار کو اپنے پتہ سے اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ (خاکسار منصور احمد ڈپٹی سٹیلمنٹ کمشنر خیرپور میرس)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ کراچی ۲۴ اگست۔ حکومت پاکستان نے ہندوستانی اخبارات اور ریڈیو کی اطلاعات کے ہیں پاکستان کے خلاف مسلسل جھوٹ اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کرنے پر سخت احتجاج کیا ہے۔ نئی دہلی میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر نے ہندوستان کے دفتر خارجہ سے یہ احتجاج کیا ہے جس میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کو لیاقت نہرو معاہدہ کی صریح خلاف ورزی قرار دیا گیا اور ہندوستان سے مطالبہ کیا گیا کہ اس مہم کو فی الفور بند کرایا جائے۔ پاکستان کے احتجاج میں ہندوستانی اخبارات ریڈیو اور دیگر اطلاعات کا حوالہ دیا گیا ہے جن میں پاکستانی فلیٹوں پر سختیوں کی لغو اور بے سروپا داستانیں بلا روک ٹوک مشتہر کی گئی ہیں۔ احتجاج میں اندیشہ ظاہر کیا گیا کہ اس قسم کی بے بنیاد اطلاعات کی اشاعت فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکانے کا باعث ہو سکتی ہے۔

★ مظفر آباد ۲۴ اگست۔ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کا یوم حساب آپہنچا ہے اور اسے اپنے اعمال کی سزا بھگتنی پڑے گی یہ بات گزشتہ رات صدائے کشمیر کے نشریہ میں کی گئی۔ انقلاب پسندوں کے ریڈیو نے اعلان کیا کہ مقبوضہ کشمیر کے حریت پسندوں نے عہد کر لیا ہے کہ وہ اپنے وطن عزیز کو ہندوستانی سامراج سے آزاد کرائے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ صدائے کشمیر نے کہا کہ حریت پسندوں نے ۸ اور ۹ اگست کی درمیانی رات کو جب کہ دنیا محو خواب تھی یہ عہد کیا جس کے بعد مقبوضہ کشمیر میں عام بغاوت شروع کر دی گئی۔

ریڈیو نے کہا کہ ہندوستانیوں نے مجاہدین کے ہاتھوں پے در پے شکستیں کھانے کے بعد اب مقبوضہ کشمیر کی شہری آبادی پر ظلم و ستم کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ انہوں نے دیہات کو آگ لگانا شروع کر دیا ہے اس میں عورتوں، بچوں، اور بوڑھوں کا قتل عام شروع کر دیا ہے لیکن ان کا یوم حساب آپہنچا ہے اور اب انہیں اپنے کرتوتوں کی سزا بھگتنا پڑے گی،

★ نئی دہلی ۲۴ اگست۔ بھارت کی وزیر اطلاعات مسز اندرا گاندھی نے کل ایک بیان میں کہا کہ کشمیر اب بھی خطرے میں ہے انہوں نے کل ایک پبلک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہزاروں انقلابی مقبوضہ کشمیر میں سرگرم عمل ہیں اور آئندہ آنے والے انقلابی اس خطرہ میں اضافہ کا باعث بنیں گے۔ مسز اندرا گاندھی حال ہی میں مقبوضہ کشمیر کے دورے کے بعد واپس آئی ہیں۔ انہوں نے اس امر کا اعتراف کیا کہ سری نگر میں حالات معمول میں نہیں ہیں۔

★ سری نگر ۲۴ اگست۔ مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعظم صادق نے کہا ہے کہ جنگ بندی لائنیں نئے سرے سے قائم ہونی چاہئیں۔ تاکہ ہندوستان کو فوجی نقل و حرکت میں آسانی رہے اور اس پر حملے نہ ہونے چاہئیں۔ موجودہ جنگ بندی لائنوں کی وجہ سے ہندوستان نقصان اٹھا رہا ہے۔ صادق نے دھمکی دی کہ "پاکستان کی شرارت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم جنگ بندی کے معاہدے پر ہمیشہ کاربند نہیں رہ سکتے۔

★ کراچی ۲۴ اگست۔ مرکزی وزیر قانون مسٹر ایس ایم ظفر نے آج تنازعہ رن کچھ کے قانونی پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ نہ صرف چوبیس ارض بلد کے شمال میں واقع تمام علاقہ بلکہ اس کے جنوب میں بھی کئی علاقے پاکستان کی ملکیت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا دعویٰ ٹھوس دستاویزی شہادتوں پر مبنی ہے اور انہیں یقین ہے کہ بین الاقوامی ٹریبونل پاکستان کے موقف کا قائل ہو جائے گا۔

سید محمد ظفر نے ہندوستانی وزیر اعظم مسٹر شاستری کے اس دعوے کو غلط قرار دیا کہ ٹریبونل کو ثالث کی حیثیت حاصل نہیں انہوں نے کہا کہ معاہدہ کے آرٹیکل نمبر ۳ کی دفعہ نمبر ۱ میں واضح طور پر یہ بات کہی گئی ہے کہ ٹریبونل کا فیصلہ قطعی ہوگا اور دونوں ملک اس پر عمل درآمد کے پابند ہوں گے۔ اس دفعہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان یا ہندوستان ٹریبونل کے فیصلے پر اعتراض نہیں کر سکیں گے۔

★ راولپنڈی ۲۴ اگست۔ بمبئی کے ہفت روزہ بلٹز کے مطابق جموں و کشمیر کی انقلابی کونسل کے اعلان آزادی کے پوسٹر ہزاروں کی تعداد میں نہ صرف جموں و کشمیر کے کونے کونے میں بلکہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کئے جا رہے ہیں ہندوستانی حکام کی [illegible] البتہ یہ بھی، پاکستانی حملہ آوروں ہی کی [illegible] ہے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ترمیم

مشتہرہ ٹنڈر نمبر P 8/153/1-65 مطلوبہ بتاریخ 9/4/65 کے آئیٹم نمبر ۱ کے آگے شولڈاری کی تعداد بجائے ۶۰۰ کے ۱۱۶۴ پڑھی جائے

اے حمید پی آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز

INF(L) 2042

پاکستان ویسٹرن ریلوے

اہم اعلان

متعلقہ فرموں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۵۹۰۰ مکسرفٹ سانٹ وڈ لاگز (دیودار) کے لئے مشتہرہ ٹنڈر نمبر P-4/6-A/2-65 جو ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صبح ۸½ بجے صبح کھلنے تھے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

چیف کنٹرولر آف پرچیز، ویسٹرن ریلوے لاہور
اے حمید پی آر ایس

INF(L) 2043

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس (الیکٹریکل برانچ)

نمبر E-W/5/18-W-251 مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۶۵ء

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مقررہ فارم پر لائسنس یافتہ وائرنگ کنٹریکٹروں کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں:۔

۱۔ بادامی باغ (شالامار) تا لالہ موسیٰ (خارج) سیکشن کے ۱۷ اسٹیشنوں پر ۳۴ عدد بلیٹری اور ریلے رومز اور ۶ عدد جنریٹنگ رومز کے ۱۵۴ پوائنٹس کی کن سیلڈ (CONCEALED) کونڈوئٹ میں وائرنگ۔

(ii) لاہور زون میں واقع ۲ عدد Q 27 ٹائپ کے رہائشی کوارٹرز کے ۱۴ پوائنٹس کی کیبنگ اور کیبنگ میں وائرنگ

۲۔ ۸۴ پنڈنٹس (PENDENTS) مکمل بمعہ شیڈز (SHADES) ۲ عدد آؤٹ ڈور وائرٹائٹ بکیٹس مکمل، ۲ عدد اے سی کے 2.5 KWH میٹر کے ایک سروس پول ۱۹ ارتھ پائپ، ۱۷ ایگزاسٹ فین ۱۶ انچ سوئیپ کے (جو مذکورہ بالا کام (i) اور (ii) میں استعمال ہوں گے مہیا کرنا اور نصب کرنا۔

ٹنڈر فارم دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (الیکٹریکل) پی ڈبلیو آر لاہور سے کسی بھی یوم کار کو ۲۸/۸/۶۵ کے دس بجے صبح سے پہلے پہلے بادائیگی پانچ روپے حاصل کر سکتے ہیں۔

۳۔ ٹھیکہ داروں کو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس زر بیعانہ ۳۰۰/- روپے جمع کرانا ہوگا۔ اور اس طرح ملی ہوئی پکی رسید ڈویژنل اکونٹس آفیسر لاہور کے دفتر میں دے کر وہاں سے پکی رسید لینی ہوگی۔ پکی رسید لازماً ٹنڈر کے ساتھ آنی چاہیئے ٹنڈر ۳۰ اگست ۱۹۶۵ء کے ۱۲ بجے دوپہر سے پہلے پہلے ڈویژنل اکونٹس آفیسر پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر میں پڑے ہوئے ٹنڈر باکس میں ڈال دیئے جائیں۔ بنک کے ڈرافٹ، چیک یا دیگر قسم کی سیکیورٹی پے منٹ قبول نہیں کی جائے گی یہ ٹنڈر ۳۰/۸/۶۵ کو ۱۲½ بجے دوپہر ایسے ٹھیکہ داروں کے روبرو کھول دیئے جائیں گے جو موجود ہونا چاہیں گے کام دو ماہ کے اندر اندر، کر دیا جاتا ہے کہ دو ماہ کے اندر اندر مکمل کر لینا ہوگا۔

۴۔ مفصل ہدایات سپیسی فیکیشنز، قواعد و ضوابط، شیڈول اور خاکے وغیرہ کسی یوم کار کو دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور ان کی نقل ۷/- روپے ادا کر کے رجسٹرڈ ڈاک منگانی ہو حاصل کر سکتے ہیں۔

۵۔ کسی ٹھیکہ دار کی طرف سے ٹنڈر داخل کرانے کا یہ مطلب ہوگا کہ اس نے قواعد و ضوابط اور سپیسی فیکیشنز وغیرہ کو اچھی طرح پڑھ اور سمجھ لیا ہے اور وہ ان کا پابند رہے گا نیز یہ کہ اس نے مقام/مقامات کار پر پہنچ کر کام کی صورت حال کو سمجھ لیا ہے۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ کو حق حاصل ہے کہ کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی قبول کرے یا مسترد کر دے یا سارے ٹنڈروں کو یا کسی بھی ٹنڈر کو بغیر وجہ بتائے مسترد کر دے ۱۶ انچ سوئیپ کے اے سی کے ایگزاسٹ فین لازماً "کلاس" یا "نیشنل" کے ہونے چاہئیں۔

(دستخط) اے حمید۔ پی آر ایس۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور

INF(L) 2056

اگر کسی قوم میں استباق کی روح پیدا ہو جائے تو وہ آن کی آن میں کہیں سے کہیں جا پہنچتی ہے

استباق کے معنے صرف خود بڑھنے کے نہیں بلکہ دوسروں کو ساتھ لے کر آگے بڑھنے کے ہوتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیکیوں میں سبقت لے جانے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

فاستبقوا الخیرات (سورہ بقرہ)

اے مومنو تم نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرو استباق کے معنے صرف خود بڑھنے کے نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھنے کے ہوتے ہیں۔ پس اس حکم کا صرف اتنا مفہوم نہیں کہ تمہیں ذاتی طور پر نیکیوں میں ترقی کرنی چاہیئے بلکہ اس کا یہ بھی مفہوم ہے کہ تمہیں دوسرے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ اس دوڑ میں شامل کرنا چاہیئے اور شانہ بشانہ چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی قوم میں استباق کی روح پیدا ہو جائے تو وہ اپنی ترقی کی منازل سالوں اور مہینوں کی بجائے دنوں اور گھنٹوں میں طے کر سکتی ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص نے قرآن مجید کا ایک پارہ پڑھ لیا ہے تو وہ اس حکم کے مطابق کوشش کرے گا کہ دوسروں کو بھی وہ پارہ پڑھا دے۔ اگر کسی نے ترجمہ پڑھ لیا ہے تو وہ کوشش کرے گا کہ دوسروں کو بھی قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا دے اور اگر کوئی شخص قرآن کریم کے معارف سے آگاہ ہو گیا ہے تو وہ کوشش کرے گا کہ میں دوسروں کو بھی قرآن کریم کے معارف سے آگاہ کر دوں۔ غرض استباق کی روح اگر کسی قوم میں پیدا ہو جائے تو وہ آن کی آن میں کہیں کی کہیں جا پہنچتی ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے

ومنہم سابق بالخیرات (فاطر)

مومنوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو نیکیوں میں دوسروں سے آگے نکل جاتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے فاستبقوا الخیرات (المائدہ)

مومنوں کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے نیکیوں میں مقابلہ کرتے ہوئے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ علامت ان اقوام کی ہے جو اپنے اندر زندگی کی روح رکھتی ہیں۔ وہ ہمیشہ کوشش کرتی ہیں کہ دوسروں سے آگے نکل جائیں اور نیکی کے میدان میں کسی کو سبقت نہ لے جانے دیں۔ اسی طرح فرماتا ہے سارعوا الی مغفرۃ من ربکم (آل عمران) اے لوگو تم اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے جلد پہنچنے کی کوشش کرو۔ یعنی تیزی کے ساتھ اپنے قدم بڑھاؤ اور خدا تعالیٰ کی مغفرت کو جلد سے جلد حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ معنی ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی مغفرت کی طرف سرعت سے اپنے قدم بڑھائیں گے ان میں سے کوئی آگے نکل جائے گا اور کوئی پیچھے رہ جائے گا۔ کسی شخص کو اس بات پر فخر ہوگا کہ میں نے دوڑ کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا مقام حاصل کر لیا اور کوئی حسرت و افسوس کے ساتھ آہ بھرے گا کہ میں نے وقت ضائع کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ کی مغفرت کو اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے حاصل نہ کر سکا۔ بہرحال یہ آیت بتاتی ہے کہ بعض قسم کے تفاخر اسلام میں ممنوع ہیں۔ وہ تکاثر جو انسان کو بنی نوع انسان کی خدمت میں مشغول کر دے۔ جس تکاثر کے نتیجہ میں انسان کی روحانیت اور اس کا تقویٰ بڑھ جائے۔ جس تفاخر کے نتیجہ میں قوم کا معیار بلند ہو جائے وہ برا نہیں بلکہ اچھا ہے اور ہر سمجھدار انسان کا فرض ہے کہ وہ اس تکاثر میں حصہ لے کیونکہ بغیر اس کے کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔"

تفسیر کبیر سورہ التکاثر صفحہ ۶۶ (ق ۶)

واہگہ کی سرحد پر

ماسٹر تارا سنگھ کا شاندار استقبال

لاہور ۲۵ اگست۔ سکھ رہنما ماسٹر تارا سنگھ کا کل واہگہ کی سرحد پر ہزاروں افراد نے پرتپاک خیرمقدم کیا۔ اس موقع پر انہوں نے اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ بھارتی حکومت میرے ساتھ بھی وہی سلوک کرے جو شیخ عبداللہ کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔

ماسٹر تارا سنگھ لاہور اور ننکانہ صاحب میں ۹ گھنٹے قیام کرنے کے بعد بھارت واپس روانہ ہو گئے۔

عاجزانہ درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

عرصہ تین ماہ سے خاکسار کی بیگم کو جگر اور پتہ کی تکلیف ہے اس عرصہ میں بار بار پتہ کی درد کے شدید دورے ہو چکے ہیں۔ ایکسرے سے پتہ کی سوزش اور جگر بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے، کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے اور ہر درد کے دورہ کے بعد کمزوری بہت بڑھ جاتی ہے، کل عصر کے وقت بھی شدید درد کا دورہ ہوا ہے۔ علاج وغیرہ سے بظاہر کوئی فرق نہیں پڑتا یہ حالات خاکسار کے لئے انتہائی پریشانی کا موجب ہیں۔

احباب جماعت کو علم ہے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبی مسلسل بیماری خاکسار کے لئے پہلے ہی بے حد فکر اور پریشانی کا باعث ہے اب مزید میری بیگم کی بیماری پریشانیوں کو بڑھانے کا باعث ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ عاجز گناہ گار پر اپنا فضل اور رحم فرمائے آمین ثم آمین،

خاکسار تمام مخلصین جماعت خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ سب خاص دعائیں فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دست شفا اور قدرت سے خاکسار کی بیگم کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور ان کی صحت بحال فرما کر لمبی نیک زندگی عطا فرما دے۔ آمین اللھم آمین

خاکسار یہ درخواست دعا عام رنگ میں نہیں کر رہا بلکہ ایک خاص جذبہ کے تحت نہایت کرب کی حالت میں کر رہا ہے اور میرے مخاطب تمام مخلصین جماعت اور صحابہ کرام ہیں اور اس خاص دعا کی درخواست کے لئے خاکسار کا کچھ حق بھی مخلصین جماعت پر ہے کیونکہ اپنے پیارے امام کی خدمت میں جو گزشتہ دس سال گزرے ہیں اور گزر رہے ہیں اور جس کا اثر جسمانی اور ذہنی لحاظ سے خاکسار پر پڑا ہے اس میں میری بیگم بھی برابر کی شریک ہیں بلکہ ان کی طبیعت پر زیادہ اثر رہتا ہے جو ان کی موجودہ بیماری کا باعث ہوا ہے۔ پس احباب اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی اس عاجز کی بیگم کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت والی زندگی کے لئے نہایت درد سے دعائیں فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

والسلام خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد (ربوہ)

۲۴ اگست ۱۹۶۵ء

بھارتی فوج نے پاکستانی علاقے پر حملہ کر دیا

ضلع گجرات کے ایک گاؤں پر گولہ باری۔ بیس پاکستانی جاں بحق اور پندرہ مجروح ہوئے

راولپنڈی ۲۵ اگست۔ بھارت نے گزشتہ شب پاکستان کے علاقہ پر حملہ کر دیا۔ بھارتی فوجوں نے ضلع گجرات کے ایک گاؤں اعوان پر بھاری توپوں سے گولہ باری کی۔ جو آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ جنرل ہیڈ کوارٹرز کے اعلان کے مطابق اس حملہ میں بیس افراد جاں بحق اور پندرہ مجروح ہوئے۔ انٹر سروسز کی طرف سے جاری کردہ بیان کے مطابق اس گولہ باری سے متعدد مویشی بھی مارے گئے۔ یہ گاؤں سرحد سے ایک میل اندر پاکستانی علاقہ میں واقع ہے۔ حملہ آوروں نے آٹھ گولے گاؤں کے مکانوں پر گرائے۔ بھارتی فوج نے یہ گولہ باری دریائے توی کے اس پار جمیعب کے علاقہ سے کی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ بھارت نے اس خطہ میں پاکستان کے علاقہ پر حملہ کیا ہے۔ بھارتی فوج نے پرامن دیہاتیوں پر گولہ باری ساڑھے بارہ بجے رات شروع کی جو ایک بجے تک جاری رہی۔

بھارت کی اس اشتعال انگیز کارروائی کے بارہ میں اقوام متحدہ کے مبصرین کو اطلاع دی گئی جنہوں نے موقع کا معائنہ کر کے صورتحال کا جائزہ لیا۔ اس حملہ کے متعلق بھارتی حکومت سے شدید احتجاج کیا جا رہا ہے۔

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی داؤد احمد خان صاحب ابن محترم ماسٹر محمد حسن آسانہ لاہوری مرحوم بجلی کے شعلوں کی لپیٹ میں آنے کی وجہ سے بری طرح جھلس گئے ہیں۔ وہ ہسپتال میں داخل ہیں اور بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(مشہود احمد خان۔ راولپنڈی)